حج فرض ہونے کے بعد مال نہ رہا تو فرض حج کا کیا حکم ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor:12375

تاریخ اجراء: 28 محرم الحرام 1444 ھ / 27 اگست 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ آج سے تقریباً آٹھ، دس سال پہلے ایک عورت کی ملکیت میں اتنی مالیت کا سونا (Gold) موجود تھا کہ وہ محرم کے ساتھ حج پر جا سکتی تھی، لیکن کوئی بھی محرم اس کے ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہوا، پھر وہ سونا سال بہ سال زکاۃ دینے، قربانی کرنے اور دیگر اخراجات کی وجہ سے کم ہو گیا اور حج بھی مہنگا ہو گیا ہے، اب اس عورت کے پاس حج کرنے کے اسباب نہیں ہیں۔ اس صورت میں اس عورت کے لئے کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سفرِ حج کے لئے محرم یا شوہر کا ہونا وجوبِ حج کی شرائط سے نہیں، بلکہ شرائط پائے جانے پر حج فرض ہو جانے کے بعد اس کی ادائیگی واجب ہونے کی شرائط میں سے ہے، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں فرضیتِ حج کی دیگر شرائط پائے جانے کے ساتھ جب اس عورت کی ملکیت میں اتنا مال موجود تھا کہ وہ خود حج کر سکتی تھی، لیکن محرم کے ساتھ نہ جانے کی وجہ سے حج ادا نہیں کر سکی تو اس پر حج فرض ہو چکا تھا، لیکن ادائیگی واجب ہونے کی صورت نہیں پائی گئی، اس عورت پر اب بھی حج فرض ہے، مال کم ہونے یا ہلاک ہونے کی وجہ سے فرض ہو جانے والا حج ساقط نہیں ہو گا، البتہ جب تک ساتھ جانے کے لئے کوئی محرم نہیں ملتا، انتظار کرے۔ اگر شوہر یا محرم میں سے کوئی میسر ہو تو اس فرض حج کی ادائیگی کرے۔ نیز اگر شوہر یا محرم کے میسر نہ ہونے کی وجہ سے اپنی زندگی میں حج کی ادائیگی ہی ممکن نہ ہو سکی اور عمر اتنی زیادہ ہو گئی کہ اب خود ہی حج کرنے سے عاجز ہے اور وقتِ وفات بھی قریب ہے، تو حجِ بدل کروانا یا حجِ بدل کی وصیت کرنا اس عورت پر واجب ہو گا۔ واضح رہے کہ حجِ بدل کروانے میں اس کی تمام شرائط کا خیال رکھنا ضروری ہو گا۔

ہدایہ میں ہے:" یعتبر المراۃ ان یکون لھا محرم تحج بہ اوزوج ولا یجوز لھا ان تحج بغیر ھما اذا کان بینھا وبین مکۃ مسیرۃ ثلاثۃ ایام "یعنی عورت کے لئے محرم یا شوہر کا ہونا معتبر ہے جس کے ساتھ حج کر سکے اور عورت کے لئے جائز نہیں کہ ان دونوں کے بغیر حج کو جائے، بشرطیکہ جب اس کے اور مکۃ المکرمہ کے درمیان تین دن (یعنی 92 کلو میٹر یا اس سے زائد) کی مسافت ہو۔ (ہدایہ مع فتح القدیر، جلد 2، صفحہ 326-326، مطبوعہ: بیروت)

عورت کے ساتھ محرم یا شوہر کا ہونا شرائطِ وجوبِ ادا میں سے ہے اور شرائطِ وجوبِ ادا کے حکم سے متعلق مناسکِ ملا علی قاری اور فتاوی شامی میں ہے: واللفظ للشامیۃ:" والنوع الثانی: شروط الاداء وھی التی ان وجدت بتمامھا مع شروط الوجوب وجب اداؤہ بنفسہ وان فقد بعضھا مع تحقق شروط الوجوب فلا یجب الاداء بل علیہ الاحجاج او الایصاء عند الموت وھی خمسۃ: سلامۃ البدن وامن الطریق وعدم الحبس **والمحرم او الزوج للمراۃ** وعدم العدّۃ لھا "یعنی حج کی شرائط میں سے دوسری قسم شرائطِ وجوبِ ادا کی ہے اور یہ وہ شرائط ہیں کہ جب یہ ساری شرائط، وجوبِ حج کی شرائط کے ساتھ پائی جائیں تو آدمی پر خود حج ادا کرنا فرض ہو جاتا ہے اور اگر شرائطِ وجوب ادا میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے، وجوب کی ساری شرائط پائی جاتی ہوں تو اب آدمی پر خود حج کے لئے جانا واجب نہیں بلکہ اس پر لازم ہے کہ اپنی طرف سے کسی اور کو حج پر بھیجے یا مرنے کے وقت حجِ بدل کی وصیت کر جائے۔ وجوبِ ادا کی کل 5 شرائط ہیں: تندرست ہونا، راستے میں امن ہونا، قید میں نہ ہونا، **(اگر عورت پر حج فرض ہے تو) اس کے لئے محرم یا شوہر کا موجود ہونا** نیز عورت کا عدّت میں نہ ہونا۔ (ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 521-522، مطبوعہ: کوئٹہ) (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، صفحہ 70، مطبوعہ مکۃ المکرمۃ)

عورت کے لئے محرم یا شوہر کا ہونا شرائطِ وجوبِ ادا میں سے ہے جیسا کہ صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ حج کی شرائطِ وجوبِ ادا کے تحت فرماتے ہیں: "عورت کو مکہ تک جانے میں تین دن یا زیادہ کا راستہ ہو تو اس کے ہمراہ شوہر یا محرم ہونا شرط ہے، خواہ وہ عورت جوان ہو یا بوڑھیا۔" (بہار شریعت، جلد 1، حصہ 6، صفحہ 1044، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

مال کم ہو جانے یا ہلاک ہونے کی وجہ سے فرض ہو جانے والا حج ساقط نہیں ہوتا۔ اس کے متعلق مناسک ملا علی قاری میں ہے:" (لا یسقط) ای وجوب الحج (بھلاک المال) ای بضیاعہ وکذا بالاستھلاک اذا تعلق بہ الوجوب (وفوت القدرۃ) ای بعد تحققھا (اتفاقا) ای بین علمائنا، فیجب علیہ حینئذ ان یحج بنفسہ او یحج غیرہ او یوصی بہ "یعنی وجوبِ حج ساقط نہیں ہو گا مال کے ہلاک ہونے یعنی ضائع ہونے کی وجہ سے

۔خود ہلاک کرنے کی وجہ سے حج ساقط نہیں ہو گا بشر طیکہ اس کے ساتھ وجوب متعلق ہو چکا ہو اور قدرت متحقق ہونے کے بعد قدرت فوت ہوگئی تو بھی وجوبِ حج ساقط نہیں ہو گا، اس میں ہمارے علما کا اتفاق ہے، پس اب اس پر واجب ہے کہ خود حج کرے یا کسی دوسرے کو حج کروائے یا دوسرے کو حج کرانے کی وصیت کر جائے۔ (المسلک المتقسط فی المنسک المتوسط، صفحہ84، مطبوعہ: مکۃ المکرمہ)

علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "لا یسقط الحج وصدقۃ الفطر بھلاک المال لوجوبھما بقدرۃ ممکنۃ وھی القدرۃ علی الزاد والراحلۃ وملک النصاب" یعنی مال ہلاک ہو جانے کی وجہ سے حج اور صدقۂ فطر ساقط نہیں ہوتے کیونکہ ان دونوں کا وجوب قدرتِ ممکنہ کی وجہ سے ہوتا ہے اور وہ زادِ راہ اور سواری پر قادر ہونا اور مالکِ نصاب ہونا ہے۔ (ردالمحتار، جلد9، صفحہ522-523، مطبوعہ: کوئٹہ)

محرم کے نہ ہونے کی وجہ سے حج نہیں کر سکتی تو انتظار کرے۔ اگر اتنی بوڑھی ہوگئی کہ خود حج کرنے سے ہی عاجز آگئی، تو حجِ بدل کروائے۔ اس کے متعلق ردالمحتار میں ہے: "ومن العجز الذی یرجی زوالہ عدم وجود المراۃ محرما فتقعد الی ان تبلغ وقتا تعجز عن الحج فیہ ای لکبر او عمی او زمانۃ فحینئذ تبعث من یحج عنھا" یعنی ایسا عجز جس کے ختم ہونے کی امید ہے اس میں عورت کا محرم کو نہ پانا ہے، تو یہ عورت انتظار کرے گی یہاں تک کہ ایسے کیفیت کو پہنچ جائے جس میں خود حج کرنے سے عاجز ہو یعنی بڑھاپے، اندھے پن یا لنگڑے پن کی وجہ سے، تو اب ایسے شخص کو بھیجے جو اس کی طرف سے حج کر سکے۔ (ردالمحتار، جلد4، صفحہ18، مطبوعہ: کوئٹہ)

اگر حجِ بدل نہ کروا سکی تو وفات سے پہلے حجِ بدل کی وصیت کرنا واجب ہے۔ اس کے متعلق بہارِ شریعت میں ہے: "اگر اس پر حقوق اللہ کی ادائیگی باقی ہے جیسے اس پر کچھ نمازوں کا ادا کرنا باقی ہے یا اس پر حج فرض تھا ادا نہ کیا یا روزہ رکھنا تھا نہ رکھا، تو ایسی صورت میں ان کے لئے وصیت کرنا واجب ہے" (بہارِ شریعت، جلد3، صفحہ936، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم